لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۔
وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۔ (سورۃ النساء آیت: ۱۱۴)

عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی ہے، ہاں مگر (ان لوگوں کی خفیہ تدبیریں اور مشورے قابل قدر ہیں) جو خیرات کی، یا کسی نیک کام کی، یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں اور جو شخص یہ نیک کام اللہ کی خوشنودی کے لیے کرے گا تو ہم اس کو عنقریب (آخرت میں) اجر عظیم دیں گے۔

اصلاحِ معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱۶

اسلام اور اچھا رہن سہن

مولانا ارشد مدنی

صدر جمعیۃ علماء ہند

شائع کردہ

شعبۂ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند ۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام اور اچھا رہن سہن

أحمدہٗ واصلي علیٰ رسوله الکریم.

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے :

(۱) ﴿تبسُّمک فِيْ وَجهِ أَخِیک لَکَ صَدَقَةٌ﴾.

(۲) ﴿وَأَمرُک بِالْمَعرُوْفِ وَنهیُک عَنِ الْمُنکَرِ صَدَقَةٌ﴾.

(۳) ﴿وَإِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِيْ أَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَةٌ﴾.

(۴) ﴿وَنصرُکَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصرِ لَکَ صَدَقَةٌ﴾.

(۵) ﴿وَإِمَاطَتُکَ الْحجرَ وَالشَّوکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَکَ صَدَقَةٌ﴾.

(۶) ﴿وَإِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِيْ دَلْوِ أَخِیکَ لَکَ صَدَقَةٌ﴾.

(ترمذي شریف)

اسلام ایک آسمانی مذہب ہے جس کو ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے اللہ کے بندوں کے سامنے پیش کیا ہے اس لئے اللہ کے سب سے بڑے محبوب حضرت محمد ﷺ کی ذات اسلام اور مسلمانوں کی نظر میں دنیا میں سب سے زیادہ قابل اعتبار اور سب سے زیادہ افضل ہے، وہ جو بات فرماتے ہیں یا جو کام کر کے دکھلاتے ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اس لئے ان کی ہر بات سچی ہے اور ہر کام حق ہے، یہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے اور اسلام میں اس کی اتنی اہمیت ہے کہ اس عقیدہ کے بغیر کسی شخص کا اسلام ہی قابل اعتبار نہ ہوسکے گا۔

اچھے رہن سہن کے سلسلہ میں سب سے بنیادی چیز جس کو حضرت محمد

ﷺ بیان فرمارہے ہیں اور دنیا کے ہر مسلمان کے دماغ میں اتارنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دنیا کے سب لوگ ایک دوسرے کے بھائی ہیں، حضرت محمد ﷺ نماز کے بعد یہ کہا کرتے تھے :

﴿اللهم رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ﴾.

(سنن أبي داود)

''اے ہمارے اور ہر چیز کے پالنہار میں گواہی دیتا ہوں کہ سارے بندے بھائی بھائی ہیں''۔

حضرت محمد ﷺ یہ اس وقت فرمارہے ہیں جب وہاں کے لوگوں نے قبیلہ اور برادری کی بنیاد پر زبان اور رنگ کی بنیاد پر اور مذہب کی بنیاد پر اونچ نیچ ہی نہیں قائم کر رکھی تھی بلکہ جینے کا حق بھی چھین رکھا تھا، اور رنگ ونسل اور مذہب کی بنیاد پر ایسی ایسی تکلیفیں دیتے تھے جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ایسے ماحول میں حضرت محمد ﷺ نے یہ پیغام مسلمانوں کو دیا کہ مذہب کچھ بھی ہو رنگ کیسا بھی ہو زبان کوئی بھی ہو سب انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اس لئے ظلم وتشدد نہیں اس کی جگہ بھائی کو بھائی سے پیار ومحبت کرنی چاہئے اور آڑے وقت میں مددگار بننا چاہئے، بھلا بھائی بھائی سے بھی نفرت کرتا ہے؟، حضرت محمد ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو انسانیت کی بنیاد پر زبان رنگ اور مذہب سے اوپر اٹھ کر اچھے رہن سہن کی تلقین کی ہے اور اس پاکیزہ زندگی کو اسلام مذہب کا جز قرار دیا ہے، اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام اپنی تعلیمات سے دنیا میں کس طرح امن وامان پیار ومحبت ہمدردی اور ہر ایک کی ضرورت کو پورا کرنے بلکہ اپنی ضرورت پر دوسرے کو ترجیح دینے کی تعلیمات دیتا ہے۔

مذکورہ حدیث میں حسن معاشرت یعنی مذہب سے اوپر اٹھ کر اچھے رہن

سہن کے سلسلہ میں ۶ ؍ چیزوں کی تعلیم دی گئی ہے، جن میں سے ہر چیز اسلام کی صحیح تصویر کو پیش کرتی ہے۔

(۱) ﴿تَبَسُّمُکَ فِيْ وَجْهِ أَخِيْکَ لَکَ صَدَقَةٌ﴾. یعنی اپنے بھائی کے سامنے (ملتے وقت) تبسم اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ملنا صدقہ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جس طرح کسی غریب لاچار اور محتاج کو کھانا کھلانا کپڑا پہنانا ضرورت کو پورا کرنا صدقہ کہلاتا ہے جو تیرے سچے مؤمن ہونے کی دلیل ہے اور جس طرح تیرا غریب کی مدد کرنا تیرے گناہوں پر اللہ کے غضب اور غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اسی طرح کسی انسان سے ملاقات کے وقت تیرا خوشی کا اظہار کرنا بھی (چاہے اس کا مذہب کچھ بھی ہو) تم دونوں کے پیدا کرنے والے اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ صدقہ اللہ کے غصہ کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

یہاں یہ بات قابل لحاظ ہے کہ کسی سے اچھے رہن سہن کو اسلام نے مسلمان کی آخرت یعنی موت کے بعد کی زندگی سے جوڑ دیا اور تنبیہ کر دی ہے کہ کامیاب آخرت کا طالب ہے تو لوگوں سے منہ بسور کر ترش روئی کے ساتھ نہ مل بلکہ اس طرح مل کہ اس کو یہ احساس ہو کہ تجھ کو اس کے آنے سے اور ملنے سے خوشی ہوئی ہے۔

(۲) ﴿وَأَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ﴾. یعنی تیرا کسی کو اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ معاشرہ کے بہتر ہونے کے لئے ہر آدمی کا دوسرے کو اچھائی کا حکم دینا اور برائی پر روک ٹوک کرنا بڑی مضبوط بنیاد ہے، اسی لئے اللہ نے قرآن میں اپنے نیک بندوں کی پہچان بتائی ہے کہ وہ لوگوں کو اچھی چیزوں کا

حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ غور کرنے کی بات ہے کہ کہیں اللہ نے مسلمانوں کی قید نہیں لگائی جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اپنے شہر یا دیہات کے معاشرہ کو جہاں ہر طرح کے اور ہر مذہب کو اپنانے والے لوگ رہتے ہیں اچھا بنانا چاہتا ہے تو اچھائی کا حکم دینے اور برائی پر روک ٹوک کرنے سے ہرگز منھ نہ موڑنا، اگر اس کو چھوڑ دیا گیا تو یاد رکھنا کہ چور یا قاتل یا شرابی اور جواری پر جو عذاب اترے گا تو تو اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھ کر بھی اس عذاب سے بچ نہیں سکتا گناہگار کا قصور گناہ کرنا ہے اور تیرا قصور اس کو گناہ سے نہ روکنا ہے اس لئے اللہ کی عادت یہ ہے کہ گناہ کرنے والے پر عذاب اترتا ہے تو جو گھر میں کنڈی لگا کر بیٹھا ہے وہ بھی لپیٹ میں آتا ہے مثل مشہور ہے کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے، بچتا وہ ہے جو دوسرے کو برائی سے روکتا ہے اور گناہ گار کا ہاتھ پکڑتا ہے، اچھائی کے حکم دینے اور برائی سے روکنے کو بھی صدقہ بتایا ہے جس کا مطلب ہے کہ تیرا یہ کام اگر دنیا میں معاشرہ کو اچھا بناتا ہے تو آخرت میں بھی تیرے کام آنے والا اور اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے والا ہے۔

(۳) ﴿وَإِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِيْ أَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَةٌ﴾.

اور تیرا کسی آدمی کو ایسی جگہ جہاں راستہ نہیں مل رہا ہے راستہ بتا دینا صدقہ ہے۔

غور کیجئے یہاں بھی مسلمان کی قید نہیں ہے حضرت محمد ﷺ ایک عام بات فرما رہے ہیں یعنی بھٹکا ہوا آدمی کوئی بھی ہو اور اس کا کوئی بھی مذہب ہو مسلمان کو اسلام دھرم یہ تعلیم دے رہا ہے کہ تو اس کی پریشانی میں سہارا بن، دنیا کے لوگوں نے نسل رنگ دولت زبان اور مذہب کی جو دیواریں کھڑی کر رکھی ہیں حضرت محمد ﷺ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور صرف انسانیت کی بنیاد پر مسلمان کو پریشان حال آدمی کے لئے سہارا بن جانے کی تعلیم دے رہے ہیں۔

اس کو بھی صدقہ بتایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ بتا رہے ہیں کہ کسی بھی پریشان حال کی پریشانی کو دنیا میں دور کرنے کو معمولی نہ سمجھ، تیرا یہ کام زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے اللہ کو اتنا پسند ہے کہ تیرا یہ کام قیامت کے دن تیرے بے شمار گناہوں پر بھاری ہو جائے گا اور اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کر دے گا۔

(۴) ﴿وَنَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ﴾.

اور کسی نابینا آدمی کی تیرا مدد کرنا تیرے لئے صدقہ ہے۔

یہاں بھی صرف آدمی کہا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کمزور اور محتاج آدمی کے مذہب سے کوئی بحث نہیں کی ہے جس کا کھلا ہوا مطلب ہے کہ اندھے محتاج کی مدد کرنا کار ثواب ہے اس کا مذہب کچھ بھی ہو۔

یہاں بھی کسی اندھے کی مدد کو صدقہ بتا کر مسلمان کی آخرت سے جوڑ دیا گیا جس کا مطلب ہے کہ دنیا میں تیرا مدد کرنا کل قیامت کے دن تیرے کام آئے گا تجھ کو ثواب ملے گا تیرے گناہ معاف ہوں گے اور تیرے گناہوں پر جو اللہ کا غصہ تھا وہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

دوسری حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ: جو شخص کسی اندھے کو چالیس قدم چلائے گا اور اس کی مدد کرے گا تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

(۵) ﴿وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ﴾.

اور تیرا راستہ سے پتھر اور کانٹے اور ہڈی کا ہٹا دینا تیرے لئے صدقہ ہے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ راستہ سے جو لوگ گزرتے ہیں وہ کسی ایک مذہب یا صرف اسلام ہی کے پابند نہیں ہوتے اس سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی بھی

ایسی چیز جو کسی آدمی کے لئے تکلیف کا سبب بن سکتی ہے اس کو راستہ سے ہٹا دینا تا کہ کسی بھی گزرنے والے کو تکلیف نہ پہونچے اللہ کو اتنا اچھا لگتا ہے کہ وہ اس کے بدلہ میں تجھ کو ثواب دیتا ہے تیرے گناہوں کو اس اچھے کام کے نتیجہ میں بخش دیتا ہے اور تیرے گناہوں پر جو اس کو غصہ تھا وہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

(۶) ﴿وَإِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِي دَلْوِ أَخِيکَ لَکَ صَدَقَةٌ﴾.

اور تیرا اپنی ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا صدقہ ہے۔

مطلب ہے کہ اگر کنویں سے تو پانی نکال رہا ہے اور تیرے پیچھے دوسرا کوئی آدمی برتن لئے انتظار میں کھڑا ہے تو تیرا اپنا برتن بھرنے سے پہلے بعد والے آدمی کے برتن کو بھر دینا (اسکا مذہب کچھ بھی ہو) صدقہ ہے ثواب کا کام ہے، اللہ کو خوش کرنے کا یہ ایسا کام ہے جس سے گناہ معاف ہوں گے اور اللہ کا غصہ ٹھنڈا ہوگا۔

اس حدیث میں ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اس کے عذاب سے بچنے کے لئے انسانیت کی بنیاد پر ۶/ چیزوں کا ذکر فرمایا ہے تا کہ دنیا میں لوگوں کا رہن سہن بہتر سے بہتر بنے اور اللہ کے بندے اس کے عذاب سے محفوظ و مامون رہ سکیں۔

لیکن ان ۶/ چیزوں سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ کی رحمت اس کی خوشنودی حاصل کرنے اور اس کے عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہی ۶/ چیزیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول نے ان ۶/ چیزوں کو مثال کے طور پر پیش فرمایا: مقصد یہ ہے کہ جو کام بھی تو کسی آدمی کی مدد کی طور پر کرے گا جیسے کسی غریب بیمار کا علاج کرانا کسی یتیم کی سرپرستی کرنا، کسی بھوکے کو کھانا کھلانا کسی بے گھر کا گھر بنا دینا جس کے گھر میں پانی کی پریشانی ہو پانی کا انتظام کر دینا یہ اور

اس جیسے تمام کام اچھی نیت سے یعنی اپنے اللہ کی رضا کے لئے ان کاموں کا کرنا آدمی کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا ہے۔

یہ بات غور کرنے کی ہے کہ یہ سب کام جو اس حدیث میں بیان کئے گئے ہیں وہ بڑے کٹھن کام نہیں ہیں بلکہ نمبر(۱) کے کام میں تو کچھ بھی نہیں لگتا پھر بھی اس کو صدقہ یعنی ثواب کا کام بتایا گیا ہے جس سے اللہ کی رضا مندی حاصل ہوتی ہے۔

یہ حدیث بتا رہی ہے کہ اللہ ارحم الراحمین کو خوشنودی ہر اس کام سے حاصل ہوسکتی ہے جو اخلاص اور اچھی نیت سے کیا جائے گا، چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا اور آسان ہو، اس لئے ثواب کے چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اللہ کی خوشنودی اس چھوٹے کام کو اتنا بھاری بنادے جو کل قیامت کے دن تیرے بڑے بڑے گناہوں پر بھاری ہو جائے اور اسی کام کے سہارے تو جنت کا مستحق ہو جائے اس کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر یہ بات بھی بہت زیادہ قابل لحاظ ہے کہ انسانیت کی بنیاد پر خدمت خلق اور راحت پہونچانے کے یہ چھوٹے چھوٹے کام ثواب کے کام ہیں اور اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے والے ہیں تو ایسے کام جن میں خدمت کے سلسلہ میں بڑی مشقت اٹھانی پڑے یا پیسہ خرچ کرنا پڑے وہ تو بہت زیادہ رضاء خداوندی کا سبب ہوں گے، انسان کو ہمیشہ اس چیز کو سامنے رکھ کر ہر انسان کو انسانیت کی بنیاد پر خدمت کرنی چاہئے یہ اسلام کا پیش کیا ہوا اصول ہے۔